Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۸ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ، ۲۱ احسان ۱۳۵۱ ھش ، ۲۱ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۳۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"تا حال گرمی کی شدت کی وجہ سے ضعف کی تکلیف ہے۔"

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے اور اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

ربوہ ۔ ۲۰ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ آپکی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

ربوہ ۔ ۲۰ احسان ۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بھی تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم مولوی تاج دین صاحب لائلپوری سابق ناظم دارالقضاء بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں ہفتہ بھر سے بے ہوشی جیسی کیفیت ہے اور حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

کراچی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی طبیعت اب بفضلہٖ بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

میرے والد محترم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل گذشتہ جمعہ کے روز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(صفی الدین انسپکٹر بیت المال ۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے ایمان کو حجاب اور زنگ کی تہہ سے صاف کرو تاکہ توحید پر حقیقی ایمان حاصل ہو

حجب ظلمانیہ کے دُور کرنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے نشانات اور معجزات ہیں

"جس قدر انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں یا اہل اللہ ہوئے ہیں اُن کو فطرۃً رغبت دی جاتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں کو پُورا کرنے کے لئے ہمہ تن تیار رہیں۔ مسیح نے اپنی جگہ داؤدی تخت کی بحالی والی پیشگوئی کے لئے کس قدر سعی اور کوشش کی اپنے شاگردوں کو یہاں تک حکم دیا کہ جس کے پاس تلواریں اور ہتھیار نہ ہوں' وہ اپنے کپڑے بیچ کر ہتھیار خریدے، اب اگر اس پیشگوئی کو پُورا کرنے کی وہ فطری خواہش اور آرزو نہ تھی جو انبیاء علیہم السلام میں ہوتی ہے تو کوئی ہم کو بتائے کہ ایسا کیوں کیا گیا؟ اور ایسا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اگر یہ طبعی جوش نہ تھا تو آپ کیوں حدیبیہ کی طرف روانہ ہوئے جبکہ کوئی میعاد اور وقت بتایا نہیں گیا تھا؟ بات یہی ہے کہ چونکہ ان نشانات کے پُورا ہونے پر معرفت اور یقین میں ترقی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی قُدرتوں کا اظہار ہوتا ہے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ پُورے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نشان پُورا ہوتا تو سجدہ کیا کرتے تھے۔ جب تک دل دھوئے نہ جاویں اور ایمان حجب اور زنگ کی تہوں سے صاف نہ کیا جاوے، سچا اسلام اور سچی توحید جو مدارِ نجات ہے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور دل کے دھونے اور ان حجب ظلمانیہ کے دُور کرنے کا آلہ یہی خدا تعالیٰ کے نشانات ہیں جن سے خود خدا تعالیٰ کی ہستی اور نبوت پر ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تک سچا ایمان نہ ہو، انسان جو کچھ کرتا ہے۔ وہ صرف رسوم اور ظاہرداری کے طور پر کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۷، ۶۸)

ہفتۂ تربیت مجلس انصار اللہ

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر محترم کی منظوری سے ۲۴ر جون بروز ہفتہ تا ۳۰ر جون بروز جمعہ "ہفتۂ تربیت" مقرر کیا گیا ہے۔

ناظمین اضلاع و زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا پورا اہتمام کریں۔ ہر مجلس میں روزانہ مختصر اجلاس ہوں جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے تقاریر کروائی جائیں۔

انصار اللہ کے علاوہ دُوسرے افرادِ جماعت کو بھی جلسوں میں شریک کیا جاوے۔

ہفتہ کے اختتام پر مجالس کارگزاری کی تفصیلی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

تقاریر کے عنوان:

(۱) یتیم پروری (۲) صلہ رحمی (۳) اطاعتِ نظام
(۴) پابندی عہد (۵) نکاح بیوگان (۶) نظم نسق۔

(قائدِ تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس، ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲/احسان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاشرہ میں فساد کی ایک بنیادی وجہ

روزنامہ "مساوات" لاہور کے سنڈے ایڈیشن بابت ۱۸ رجون ۱۹۷۲ء میں صفحہ اول پر "والدین کہتے ہیں" کے زیر عنوان ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے جس میں اس زمانہ کی نوجوان نسل کے متعلق بعض اصحاب کے تأثرات کو یکجائی طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یوں تو سب نے ہی نوجوانوں کی بے راہروی اور ان کے غلط رجحانات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا ہے لیکن سمن آباد لاہور کے محرم علی صاحب نے اس ساری خرابی اور فساد و بگاڑ کی ایک ایسی وجہ بیان کی ہے جو ہر لحاظ سے خاص توجہ کے قابل ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جب تک وہ وجہ دُور نہ ہوگی اُس وقت تک اصلاح احوال کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔

محرم علی صاحب پہلے نوجوان طلباء میں بے راہروی کے بڑھتے ہوئے رجحان کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"آج کے دور اور ہماری جوانی کے دنوں میں نمایاں فرق ہے۔ ہم نے اپنی پوری تعلیمی زندگی میں کبھی ہڑتال نہیں کی تھی۔ ہمیں اس بات کا احساس تھا کہ ہماری ہڑتالیں ہماری تقدیر نہیں بدل سکتیں البتہ تعلیم کے میدان میں ہماری محنت ہی ہمارے کام آسکتی ہے۔ آج یہ احساس نہیں رہا۔ ہر دوسرے روز سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہڑتال ہوتی ہے مظاہرے کئے جاتے ہیں، ہنگامے ہوتے ہیں۔ ہر طالب علم کو سیاستدان بننے کا شوق ہے۔ قانون کا احترام ختم ہوتا جا رہا ہے اور قانون شکنی ایک ایسی عادت بن رہی ہے جو چھوٹے موٹے جرائم سے شروع ہو کر بڑے خوفناک جرائم کی شکل اختیار کر رہی ہے۔"

اس کے بعد محرم علی صاحب نے نوجوانوں میں بے راہروی کے اس بڑھتے ہوئے انتہائی خطرناک رجحان کی وجہ یہ بتائی ہے کہ:-

"بات صرف اتنی ہے کہ نئی نسل اپنے لاتعداد حقوق ضرور گنواتی ہے لیکن اپنے فرائض بھول جاتی ہے۔"

حقیقت یہی ہے کہ معاشرہ میں فساد و بگاڑ کی کیفیت اُسی وقت رُونما ہوتی ہے جب افراد یا مختلف طبقے فرائض کی بجاآوری سے غافل ہو کر حقوق کے حصول کو اپنا مطمح نظر بنا لیتے ہیں۔ جب بھی کسی معاشرہ میں فرائض سے زیادہ حقوق پر زور دیا جاتا ہے، اُس میں فساد رُونما ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اگر سمجھ بوجھ سے کام لیا جائے تو اس حقیقت کو سمجھنا چنداں مشکل نہیں ہے کہ فرائض کو حقوق پر تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ حقوق ملنے کا انحصار فرائض کی ادائیگی پر ہے۔ اگر سب لوگ اپنے اپنے فرائض کو ادا کریں گے تو ان کے اور دوسروں کے حقوق از خود ادا ہوتے چلے جائیں گے برخلاف اس کے اگر حقوق کو مقدم کر لیا جائے اور فرائض کو مؤخر تو پھر دنیا میں کوئی کام بھی خوش اسلوبی سے انجام پا ہی نہیں سکتا۔ ہر شخص حقوق حاصل کرنے کی فکر میں ہی لگا رہے گا۔ ایسی صورت میں فرائض کی ادائیگی سے غافل ہونا ایک لازمی امر ہے حالانکہ حقوق متعین ہوتے ہی فرائض کی ادائیگی کے نتیجہ میں ہیں اگر فرض ادا نہ کیا جائے تو حق از خود ساقط ہو جاتا ہے۔

آج معاشرہ میں فساد و بگاڑ کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہر شخص حقوق حقوق پکار رہا ہے اور فرائض کی ادائیگی سے غافل ہے۔ فرائض کی بجاآوری سے لاپرواہ ہو کر خود ساختہ حقوق کا مطالبہ کرنے والوں کا ایک ہی جادہ کار ہوتا ہے کہ وہ قانون شکنی پر اُتر آتے ہیں۔ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر امن کو تہ و بالا کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اس طرح ہڑتالوں، گھیراؤ، جلاؤ نیز کارخانوں اور اداروں پر قبضہ روزمرہ کا معمول بن جاتا ہے اور امن تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ آج قریباً ہر ملک میں اور خود پاکستان میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حقوق کو فرائض پر مقدم کر لیا گیا ہے۔ یہ وبا مغربی تہذیب اور اس کے سراسر مادی نظریات کی وجہ سے دنیا میں پھیلی ہے۔ اسی کی شدت میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے اور اسی لئے ہر معاشرہ میں بدامنی اور بے چینی بڑھتی اور پھیلتی ہی چلی جا رہی ہے۔

اسلام چونکہ صلح و آشتی کا مذہب ہے اور قیام امن کا سب سے بڑا علمبردار ہے اس لئے اُس نے معاشرہ کی بدامنی کے اس سوتے کو بھی کمال خوش اسلوبی سے بند کیا ہے۔ اُس نے افراد اور طبقوں کے حقوق و فرائض متعین کر دیئے ہیں لیکن فرائض کی بجاآوری کو حقوق پر مقدم رکھا ہے۔ اُس نے کسی صورت اور کسی حال میں بھی حقوق حاصل کرنے کے لئے قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی۔ سارا زور فرائض کی بجاآوری پر دیا ہے اور اس لئے دیا ہے کہ تا فرائض کی کما حقہ ادائیگی کے نتیجہ میں سب کے حقوق از خود ادا ہوتے چلے جائیں۔ فرائض کی ادائیگی کے باوجود حقوق غصب ہونے کی صورت میں اس نے جائز ذرائع سے حقوق کا مطالبہ کرنے کی اجازت دی ہے لیکن ایک لمحہ کے لئے بھی فرائض سے غافل ہونے یا قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی۔

(حقوق و فرائض سے متعلق اسلامی تعلیم پر ہم آئندہ شمارہ میں کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے)۔

خلافت

یہ حُسنِ مدعا ہے نہ شانِ ارتقاء ہے!
وُہی زندہ ہے، ایمان جس کا اِک زندہ خدا پر ہے
رضا حق کی ہے یہ۔ قائم ہو آئینِ جہاں بندی
اخوت کی جہانگیری۔ نظر کی آرزومندی!
سعادت اور اطاعت کا سبق یُوں حق نے سکھلایا
کہ "اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ" کہکر آپ فرمایا
اگر اِک مرکزِ وحدت نہ ہو بیدار و پائندہ
جہاں میں رہ نہیں سکتی کبھی انسانیت زندہ
اُسی نے فطرتِ انساں کو ہر ظلمت سے دھویا ہے
ہر اِک چھوٹے بڑے کو ایک رشتے میں پرویا ہے
جہاں خورشیدِ وحدت کی درخشانی نہیں ہوتی
وہاں ظلمت ہوا کرتی ہے۔ تابانی نہیں ہوتی
چمن خود نکہتِ گُل سے گُل و گلزار ہوتا ہے
"نکل جاتی ہے جب خوشبو۔ تو گُل بیکار ہوتا ہے"
اسی سے اہلِ حق کی امتیازی شان۔ زندہ ہے
یہ زندہ ہے تو دیں زندہ ہے۔ اور ایمان زندہ ہے
نہ اس قوّت کی جب تک ہو دل و جاں پہ عملداری!
"نہ تیری ضرب ہے کاری نہ میری ضرب ہے کاری"
یہی تو نعمتِ عظمیٰ تھی اِک ملت کا سرمایا
کوئی پُوچھے مسلمانوں نے اِس کو کھو کے کیا پایا
بہم بغض و حسد فتنہ گری۔ اِدبار و رُسوائی
عداوت، تفرقہ، بے رہروی۔ ہنگامہ آرائی!
بلائیں تیرتی پھرتی ہیں موجوں کے تھپیڑوں پر
قضا کے تیر ہیں ایمان کے کمزور بیڑوں پر
نہنگانِ اجل کی ہیبتیں بیدار پر مائل
"شبِ تاریک بیمِ موج گرداب چنیں حائل"
تقاضا ہے کوئی اِس وادیٔ پُرخار میں آئے
لئے کشتی۔ بڑھے۔ اور حلقۂ منجدھار میں آئے
خلافت سے جو وابستہ ہو جانِ دل۔ نثار اُس پر
کرم کے پھُول اُس پر۔ رحمتِ پروردگار اُس پر

([illegible]) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ

محترم عبدالجلیل صاحب عشرت ایم، اے لاہور

(۲)

فقر و غنا اخلاق عالیہ کا ایک لطیف لیکن عظیم حصہ ہے۔ حضورؐ نے تنگدستی میں زندگی بسر کی۔ کئی کئی دن آپ کے گھر میں چولہا نہ جلتا تھا۔ فاقے آتے تھے۔ کئی دن پیٹ پر پتھر رکھ کر گزر ہوتی تھی۔ کہیں سے دودھ یا کھجوریں آگئیں تو اصحاب صفہ میں تقسیم کر دیں۔ ہزاروں ہزار درود وسلام ہوں حضورؐ پہ کہ حضورؐ نے بادشاہ ہو کر فقیری کی اور صبر و قناعت اور رضا بالقضا کا وہ نمونہ دکھایا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت عائشہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد جب چکی کا پیسا آٹا دیکھا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ کہا افسوس رسول خداؐ کو باریک آٹا کھانا بھی نصیب نہ ہوا۔ ہم جو کو پتھر پر کوٹ کر ہی آٹا بنایا کرتے تھے اور اس کی روٹی بنا لیتے تھے۔

پھر صبر کا یہ حال تھا کہ حضورؐ کے نو بیٹے کم سنی میں حضورؐ کے سامنے فوت ہوئے اور حضورؐ نے انتہائی صبر سے رضا بالقضا کا نمونہ دکھایا۔ ایک دفعہ ایک عورت اپنے بیٹے کی وفات پر جزع فزع کر رہی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے عورت صبر کر۔ اسے معلوم نہ تھا کہ اس کے مخاطب نبی کریمؐ ہیں۔ اس نے کہا۔ تجھے ایسا صدمہ پہنچے پھر دیکھوں کیسے صبر کرتے ہو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ بی بی میرے نو بیٹے فوت ہو گئے ہیں میں نے صبر کیا ہے۔ یہ صبر اور برداشت بے مثال ہے۔

حضورؐ پر مخالفین نے انتہائی ظلم کئے۔ حضورؐ کو ہر طرح ایذا دی۔ حضورؐ سجدہ میں ہوتے تو اونٹ کی اوجھری حضورؐ کی گردن پر رکھ دی جاتی۔ حضورؐ کے راستہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ حضورؐ کا گلا گھونٹا گیا۔ حضورؐ کو قتل کرنے کے منصوبے بنائے گئے۔ حضورؐ پر پتھر پھینکے گئے۔ طائف میں پتھر پڑنے سے اتنا خون بہا کہ نعلین مبارک میں جم گیا۔ طائف میں زخمی ہونے کے بعد پیاس لگی تو حضورؐ ایک یہودی کے کنوئیں پر پانی پینے کے لئے گئے لیکن اس یہودی نے پانی دینے سے انکار کر دیا۔ حضورؐ سخت کرب اور تکلیف کی حالت میں ایک باغ میں درختوں کے نیچے بیٹھ گئے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ اذیتیں برداشت کیں۔ صرف اپنے مولا سے نہایت درد بھری دعا کی کہ اے میرے رب یہ مسکین بندہ تیری بارگاہ میں اپنی کمزوری۔ قلت تدبیر اور عاجزی کی فریاد لے کر آیا ہے تو عاجزوں اور کمزوروں کا مددگار اور میرا مالک اور پروردگار ہے۔ اگر یہ تکلیفیں تجھے راضی کرتی ہیں تو مجھے بسروچشم منظور ہیں اور اگر تیری خفگی کی وجہ سے ہیں تو میں تیرے غضب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ان تمام تکلیفوں کو حضور نے صبر و استقامت سے برداشت کیا اور اہل طائف کے لئے دعا کی کہ اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اللہ تو ان کو ہدایت دے کہ یہ جانتے نہیں۔ حضرت جبرائیلؑ حاضر ہوئے کہ حکم ہو تو ان لوگوں پر اللہ کا عذاب نازل ہو۔ حضورؐ نے فرمایا نہیں نہیں۔ شاید ان لوگوں میں سے ایسے وجود پیدا ہوں جو معبود حقیقی کو پہچان لیں۔ حضورؐ نے ہبار کو معاف کر دیا جس نے حضورؐ کی لخت جگر حضرت زینبؓ کو اونٹ سے گرا دیا۔ جس کے صدمہ سے وہ بعد میں فوت ہو گئیں۔ جب حضورؐ فاتحانہ مکہ میں داخل ہوئے اور خدا نے معجزانہ طور پر آپ کو ان کفار پر غلبہ عطا فرمایا جو حضورؐ کے خون کے پیاسے تھے اور جنہوں نے حضورؐ اور حضورؐ کے صحابہؓ کو انتہائی ظالمانہ اور دردناک مصائب پہنچائے۔ حضورؐ نے نہایت بلند ہمتی اور فراخ دلی سے ان سب کو معاف کر دیا۔ فرمایا۔ اذھبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم۔ جاؤ تم آزاد ہو آج تم پر کوئی الزام نہیں۔ ایسے عفو و درگزر اور ایسے احسان عظیم کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

غزوۂ حنین میں میدان جنگ میں حضورؐ نے ایک عورت کی لاش پڑی دیکھی۔ فرمایا اس کو کس نے مار ڈالا۔ عرض کی گئی۔ خالدؓ بن ولید نے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ خالد سے کہو رسول اللہ نے عورتوں، بچوں اور مزدوروں کو مارنے سے منع کیا ہے۔ اسی غزوہ کے بعد لیت سے مشرکین اسیران جنگ ہے۔ ان میں حضورؐ کی رضاعی بہن شیما بنت حارث بھی تھیں۔ حضور نے انہیں دیکھا تو اپنی چادر مبارک ان کے بیٹھنے کے لئے زمین پر بچھا دی اور انہیں کچھ دے کر رہا کر دیا۔ پھر بنی سعد کے لوگ جو آپ سے رشتہ رضاعت رکھتے تھے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قیدیوں میں حضورؐ کی رضاعی پھوپھیاں بھی تھیں جنہوں نے آپ کو گود میں پالا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ جب ہم مسجد میں نماز کے لئے جمع ہوں گے تو تم اس وقت یوں کہنا کہ ہم اپنی عورتوں اور بچوں کی رہائی کے لئے رسول خدا کے سامنے سفارش کے لئے مسلمانوں کو اور مسلمانوں کے سامنے رسول خدا کو لاتے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے نماز کے وقت جب صحابہؓ مسجد میں جمع تھے۔ ایسا ہی کہا۔ حضورؐ نے فرمایا ہم نے اپنی بنی مطلب کے حصہ کے جس قدر قیدی تھے وہ رہا کئے۔ اس پر مہاجرین اور انصار نے عرض کی کہ ہم بھی اپنے حصہ کے قیدی آپ کے سپرد کرتے ہیں کہ آپ ان کو رہا کر دیں۔ چنانچہ حضورؐ نے تمام قیدیوں کو جو چھ ہزار کے قریب تھے رہا کر دیا۔

جنگ بدر میں ستر مشرکین قید ہو کر آئے۔ انہیں رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ قیدیوں میں حضورؐ کے چچا عباسؓ بھی تھے رات کو حضرت عباسؓ کے کراہنے کی آواز سے حضورؐ بے چین رہے۔ صحابہؓ کو معلوم ہوا تو انہوں نے عباسؓ کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ کچھ دیر بعد حضرت عباسؓ کے کراہنے کی آواز رک گئی تو حضورؐ نے دریافت فرمایا۔ معلوم ہونے پر فرمایا۔ صرف چچا عباسؓ کی نہیں سب قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دو۔ بعد میں یہ قیدی فدیہ لے کر چھوڑ دیئے گئے۔ حضور کے داماد ابو العاص بھی قیدی تھے۔ (وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) ان کے فدیہ میں حضرت زینبؓ جگر گوشۂ رسولؐ نے جو مال بھیجا اس میں وہ ہار بھی تھا جو حضرت زینبؓ کو ان کی والدہ حضرت خدیجہؓ سے ملا تھا۔ حضورؐ نے وہ ہار پہچان لیا تو حضرت خدیجہؓ کی یاد میں آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ چاہا کہ یہ ہار واپس کر دیا جائے۔ حضورؐ نے حکم نہیں دیا بلکہ صحابہؓ سے فرمایا اگر مناسب سمجھو تو زینبؓ کا ہار اسے لوٹا دو کہ یہ اس کی ماں خدیجہؓ کی نشانی ہے۔ اللہ اللہ آپؐ اپنے غلاموں کو حکم دینے کی بجائے ان کی اجازت لیتے ہیں اس لئے کہ یہ معاملہ آپؐ کی بچی کا ہے۔ بلند کردار کی یہ مثال صرف رسول اللہ نے قائم کی۔

جنگ احد میں حضورؐ زخمی ہو گئے صحابہؓ نے عرض کی آپ دشمنوں کے لئے بددعا کیوں نہیں کرتے۔ اب تو پانی سر سے گزر گیا ہے۔ فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بددعا کرنے کے لئے نہیں بھیجا۔ اور دعا فرمائی کہ خدایا میری قوم کو ہدایت دے۔

حضورؐ بعثت سے پہلے ہی اپنی راستبازی۔ دیانت اور امانت کی وجہ سے صادق و امین کہلاتے تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ کی راستبازی۔ دیانت اور امانت کی صفات سے متاثر ہو کر ہی آپؐ سے نکاح کی درخواست کی تھی اور حضورؐ کی عفت اور پاکیزگی۔

حضورؐ اس وقت ۲۵ سال کے نوجوان تھے اور حضرت خدیجہؓ چالیس سال کی عمر کی بیوہ حضورؐ نے رشتہ منظور فرما لیا۔ دیانت اور امانت کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت فاطمہؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں عرض کیا کہ چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے ہیں۔ کوئی لونڈی اسیران جنگ میں آئی ہو تو مجھے دے دیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ فاطمہ بیٹی تم سے زیادہ مستحق لوگ موجود ہیں پہلے ان کا حق ہے۔ حضرت فاطمہؓ یہ سن کر لوٹ آئیں۔

ایفائے عہد کا یہ حال تھا کہ صلح حدیبیہ کے معاہدہ کی ایک شرط یہ تھی کہ مکہ سے مسلمان بھاگ کر مدینہ آ جائیں۔ مسلمان ان کو واپس قریش مکہ کے پاس بھیج دیں۔ ابھی صلح نامہ لکھنے کے موقعہ پر ابو جندل پابزنجیر بھاگ کر مکہ سے وہاں پہنچے اور فریاد کی کہ مجھے مکہ واپس نہ بھیجا جائے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ابو جندل صبر کرو۔ میں ان سے عہد کر چکا ہوں۔ عہد شکنی نہیں ہو سکتی۔ تم واپس مکہ چلے جاؤ۔

حضورؐ بہادر اور شجاع تھے۔ جنگ حنین میں جب بارہ ہزار کا لشکر اسلامی تتر بتر ہو گیا تو حضورؐ تن تنہا صرف چند صحابہ کے ساتھ میدان جنگ میں ڈٹے رہے۔ بلکہ تنہا آگے بڑھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔

انا النبی لا کذب۔
انا ابن عبد المطلب۔

اس موقع پر حضورؐ نے جس جرأت، عزم اور شجاعت دکھائی اس کا ذکر کرتے ہوئے مولانا شبلی لکھتے ہیں کہ:

"بارہ ہزار فوجیں ہوا ہو گئیں تھیں لیکن ایک پیکر مقدس پا بر جا تھا۔ جو تنہا ایک فوج۔ ایک ملک۔ ایک اقلیم۔ ایک عالم بلکہ مجموعہ کائنات تھا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹ ہجری میں حضور کو معلوم ہوا کہ شہنشاہ روم کی فوج کا کوئی حصہ مسلمانوں پر یورش کرنے کے لئے ملک شام میں جمع ہو رہا ہے۔ حضور نے باوجود سخت تنگی اور عسرت کے تیس ہزار صحابہ کا ایک لشکر مرتب کیا اور اسے لیکر شام کی سرحد کے دور دراز علاقہ میں پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جرأت اور دلیری کا کفار پر اتنا رعب پڑا کہ ان کو مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ رہی اور حضور تبوک سے بخیر و عافیت مع لشکر واپس مدینہ تشریف لائے۔

طبیعت میں انتہا عاجزی اور انکساری تھی۔ نہ مجلس میں اپنے لئے کوئی خاص امتیازی جگہ نہ رکھتے تھے۔ سب کے ساتھ بیٹھتے تھے۔ ایک دفعہ واقف لوگ ایک مجلس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو رسول اللہ سمجھ کر ان سے مصافحہ کے لئے بڑھتے تھے تو حضرت ابوبکرؓ ان کو بتاتے تھے کہ رسول اللہ وہ بیٹھے ہیں فرمایا کرتے میری تعریف میں حد سے مت گذرو۔ جیسا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کی تعریف کی۔ فرمایا۔ مجھے دوسرے انبیاء پر ایسے طور پر فضیلت نہ دو کہ ان کی توہین ہو۔ جو کوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اس کی تعظیم فرماتے کوئی چیز آپ کو پسند نہ ہوتی تو زبان مبارک سے اُسے بُرا نہ کہتے لوگ چہرہ مبارک سے سمجھ جاتے اپنے اصحاب کے سامنے کسی امتیازی اور خصوصی شان کا اظہار نہ فرماتے۔ ان کے ساتھ مل کر کام کرلیتے ایک مرتبہ سفر میں حضور نے فرمایا۔ بکری پکائی جائے ایک صحابی نے کہا۔ میں بکری ذبح کردوں گا۔ دوسرے نے کہا۔ میں اس کی کھال اتاروں گا۔ تیسرے نے کہا۔ میں پکاؤں گا۔ حضور نے فرمایا۔ میں لکڑیاں جمع کروں گا۔ اصحاب نے عرض کی۔ حضور ہم لوگ خود یہ کام کریں گے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس عادت کو ناپسند کرتا ہے کہ وہ اپنے احباب کے ساتھ شان امتیازی رکھتا ہو۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور لکڑیاں جمع کیں غزوۂ خندق میں حضور صحابہ کیساتھ مل کر خندق کھودنے میں معروف رہے۔ خود پھاوڑا چلاتے رہے۔

غرض حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جامع جمیع کمالات حسنہ تھے آپ اخلاق عالیہ میں اسوۂ حسنہ تھے آپ کے پاک دل میں محبت۔ رحم۔ عفو۔ احسان کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اخلاق حمیدہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے
ناتواناں را برحمت دستگیر
خستہ جاناں را بشفقت غمخورے

رکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق خدا پر ایسے رحم فرمائے کہ کسی نے ایسی شفقت اور ایسا رحم اپنی ماں سے بھی نہ پایا ہوگا۔ حضور کمزوروں پر رحم فرما کر ان کی دستگیری فرماتے۔ اور دکھی دلوں کی نہایت ہمدردی سے غمخواری فرماتے

اللھم صل علی محمد و آل محمد

محترم قاضی ضیاء اللہ صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد محترم قاضی ضیاء اللہ صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ مورخہ یکم جون ۱۹۷۲ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اسی دن ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم سید نا حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی۔ مخلص اور فدائی احمدی تھے آپ تمام خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے اور ہم لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔

(سعیدہ اقبال بیگم اہلیہ سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال
مکان ۲۰/۱۲ حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں نہ کہ ایڈیٹر سے۔

ٹارگٹ وعدہ جات تحریک جدید پورا کرنے کا عزم

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل ارشاد کے پیش نظر یہ سوال بحث طلب نہیں رہتا کہ ٹارگٹ پورا کرنا چاہیئے یا نہیں۔ اس راہ میں خواہ کتنی ہی مشکلات درپیش ہوں ہر جماعت اپنا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے مکلف ہے چنانچہ حضور انور فرماتے ہیں :-

"ہم نے اپنے سامنے جو ٹارگٹ رکھا ہے اور ہم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ تحریک جدید میں اتنی رقم جمع ہو۔ پاکستانی جماعتوں کو وہ جمع کرنی چاہیئے۔ اور یہ طے شدہ منصوبہ ۹۰۰۰۰ روپے کے بجٹ پر مشتمل ہے"

اب غور طلب یہ امر رہ جاتا ہے کہ اس ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کے لئے کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ چنانچہ اس ضمن میں محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا جو ماشاء اللہ ضلعی امیر اور صوبائی امیر بھی ہیں کا وہ لائحہ عمل درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے خاکسار کے دورہ کے بعد طے کیا اور اب اسے عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ دیگر جماعتیں بھی انہی خطوط پر کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کا مقرر کردہ ٹارگٹ بخوبی حاصل کر سکتے ہیں۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں :-

"ہم نے کل ایک کمیٹی مشتمل بر مکرم چوہدری فتح محمد صاحب۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اور مکرم پروفیسر محمد الدین صاحب انور سکرٹری تحریک جدید بنا دی ہے۔ جو تمام احباب جماعت کی آمدنی اور چندہ تحریک جدید کا جائزہ لے اور جہاں جہاں بڑھانے کی گنجائش ہے وہاں تحریک کرے۔

پہل کرنے کے لئے اس عاجز نے بھی ۴۲۵/- کو بڑھا کر ۵۰۰/- روپیہ کر دیا ہے پہلے اس سال چار سوئے سوا چار سو کیا تھا۔ اور رب فضلہ تعالیٰ ۵۰۰/- روپیہ کر دیا ہے۔ ۴۲۵/- روپے میں پہلے ہی ادا کر چکا ہوں۔ ایک دو ماہ تک انشاء اللہ ۷۵/- روپے بھی ادا کر دوں گا۔" تحریک انشاء اللہ پوری شدت سے جاری رکھی جائے گی۔ "تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو جماعت ٹارگٹ کو پورا کردے۔ دعا فرمائیں"

اس لائحہ عمل میں دیگر جماعتوں کے لئے ٹارگٹ حاصل کرنے کے سلسلہ میں قیمتی سبق اور راہنمائی کے سامان ہیں۔ ہر جماعت کا فرض ہے کہ اس اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے بھرپور کوشش کرے۔ جس میں دعا کا پہلو بھی خاص طور پر مد نظر رکھا جائے۔ تو انشاء اللہ کامیابی یقینی ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قربانی اور گھاٹا دو متضاد چیزیں ہیں

اسلام میں اگر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسی فرد ونے کے وقت سارے کا سارا یا نصف مال پیش کرنیوالی ہستیاں نہ ہوتیں تو عرب کے چرواہے ساری دنیا . . . . . . کے استاد نہ بنتے۔ دنیا کی بادشاہتیں ان کے قدموں پر نچھاور نہ ہوتیں اور فرشتے ان پر رشک نہ کرتے۔ چند مٹھی بھر مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جانیں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نفسوں میں برکت ڈالی اور وہ ریت کے ذروں کی طرح ساری دنیا پر پھیل گئے مال پیش کیا۔ اس کے نتیجہ میں مال یا رزق میں کمی نہیں آئی بلکہ دنیا کے بادشاہوں کے خزانے ان کے قدموں پہ ڈھیر کر دئے گئے آج پھر اسلام کے خوبصورت اور چمکدار چہرہ کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے قربانیوں کی ضرورت ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ ایک بار پھر ہماری نسلوں اور مالوں میں برکت بخشنا چاہتا ہے سو انصار کی شرح چندہ میں اضافہ مقام شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میدان میں مجلس کو مزید وسعت بخشی ہے۔ اور پہلے سے بھی آگے بڑھا کر قدم رکھنے کا موقع پیدا کر کے مزید احسان فرمایا ہے۔ خدا کرے یہ نقطہ سمجھنے کی سب انصار کو توفیق مل جائے اور اس سال کوئی رکن یا مجلس ایسی نہ رہے۔ جو سو فیصدی چندہ پورا یا ادا کرنے والی نہ ہو۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں (۳) وصیت کنندگان سیکرٹریان جماعت مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۸۲۸

میں امۃ السمیع فرحت بنت چوہدری سراج دین صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۰ روپے جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: امۃ السمیع فرحت

گواہ شد: رشید احمد عارف۔ ساکن حلقہ ۲ خدام الاحمدیہ ربوہ محلہ دارالرحمت وسطی

گواہ شد: چوہدری سراج دین بقلم خود محلہ دارالرحمت مکان ۲۹/۱۹ ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۹

میں عبدالعزیز شاد ولد ہدایت اللہ صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۹۲/۲۲ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ گواہ شد: عبدالعزیز شاد [illegible] گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: بشیر احمد مربی سلسلہ احمدیہ۔

گواہ شد: محمد الدین بھٹی کارکن دفتر ریلوے ربوہ

مسل نمبر ۲۰۸۳۰

میں بشارت احمد ولد شیخ مبارک احمد صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخ مغل پورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۵ روپے جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: بشارت احمد بقلم خود۔

گواہ شد: محمود احمد سیکرٹری مال گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد: عبدالعزیز۔ دواخانہ خدمت شفا مغلپورہ لاہور موصی نمبر ۱۲۴۰۴

(باقی)

رسالہ البشریٰ مجلۃ الجامعہ کے متعلق
ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ کی طرف سے دو رسالے البشریٰ (عربی) اور مجلۃ الجامعہ (اردو) سہ ماہی وقفہ سے شائع ہو رہے ہیں۔ بہت دلچسپ مفید اور علمی مضامین پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان رسالوں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ دین اسلام اور دیگر مذاہب کے متعلق علمی اور تحقیقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

ہماری جماعت کے علم دوست احباب کے لئے یہ رسالے یقیناً دلچسپی کا موجب ہوں گے جن جن جماعتوں میں لائبریریاں قائم ہو چکی ہیں ان جماعتوں کے افراد یا پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ وہ ان علمی رسائل کو خرید کر اپنی لائبریری میں رکھیں تا جماعت کے دوست ان سے مستفید ہوسکیں اور جماعت کی مختلف تقاریب کے مواقع پر ان رسائل کی خریداری کے لئے علمی احباب کرام کو توجہ دلاتے رہیں۔

رسالہ البشریٰ (عربی) کا سالانہ چندہ ۔/۱۰ روپے اور رسالہ مجلۃ الجامعہ (اردو) کا سالانہ چندہ ۔/۸ روپے ہے (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

۱۵/ جون ۱۹۷۲ء کو کراچی میں
۱۰ روپے والے انعامی بانڈ کی قرعہ اندازی کے نتائج

پہلا انعام	دوسرا انعام	تیسرا انعام
۲۵،۰۰۰ روپے	۵،۰۰۰ روپے	۱،۰۰۰ روپے
315490	117492	236941

۱۹۰ انعامات — ۱۰۰ روپے فی انعام

002262	034702	101729	179489	258535	298860	352420	385701	444933
002498	034882	114085	183853	259485	309156	352615	392693	445887
004842	035031	116572	189301	261521	309480	352792	395560	446847
007482	035094	118747	190696	261824	309587	353400	396667	448201
010455	040188	126012	197328	266521	310165	354414	397845	448589
011496	040559	129629	200479	268560	317032	355085	397993	449696
011912	042719	134746	208285	271215	317295	355252	399461	461185
012141	047388	136037	220528	271668	321627	357216	401013	462650
012673	047955	139066	222939	272808	325796	360118	401409	464020
015304	050614	142367	229685	272887	327374	362481	404499	465329
017374	051400	144106	236470	272972	328371	366390	404521	466397
021318	052502	144835	237751	273722	334741	367988	404959	468290
021728	055057	145635	239445	274706	335810	368511	410147	471027
[illegible]	060196	154635	241786	278108	335939	369226	411106	473556
023527	061081	158190	241789	278285	335958	372438	414995	477052
024158	062540	159456	243473	280295	336117	373782	424672	479155
025077	[illegible]	166889	243645	282396	339117	377347	425079	486620
025356	070378	171750	245902	285011	345408	378750	430116	488053
030798	072067	175164	246487	286244	347992	382207	431460	490839
031612	082320	177518	247172	291789	351253	383708	436031	493695
033353	091945	178527	258239	295627	351595	383776	436515	495300
								498773

سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲ رجولائی تا ۸ رجولائی ۱۹۷۲ء ہفتہ تعلیم و تربیت مقرر کیا گیا ہے

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا پورا پورا اہتمام فرمائیں۔ ہر مجلس میں اس ہفتہ کے دوران تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کیا جائے۔ اسی طرح تعلیمی کلاسز جاری کی جائیں جن میں خدام کو نماز باترجمہ اور دوسرے دینی مسائل سکھلائے جائیں۔ اسی طرح خدام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے

مرکزی امتحانات:-

ہر خادم کو آگاہ کیا جائے کہ اس سال مرکزی امتحانات ۱۲، ۱۳ اگست کو ہوں گے۔ قائدین زیادہ سے زیادہ خدام کو ان امتحانات میں شامل کرنے کی تحریک کریں۔ اور امتحانات میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد سے ۲۰ رجولائی تک اطلاع دیں۔ امتحانات کے نصاب پر مشتمل کتب کے سیٹ حمید بک ایجنسی ربوہ سے قیمتاً منگوائے جا سکتے ہیں۔

تربیت کے ضمن میں نماز باجماعت کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ اور خدام پر نماز باجماعت کی اہمیت کو واضح کیا جائے۔ اور تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اجتماع انصار اللہ سرشمیر روڈ ضلع لائل پور

مرکز کی منظوری سے محترم چوہدری احمد الدین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور اپنا پانچواں حلقہ وار تربیتی اجتماع انصار اللہ مورخہ ۲۵ راحسان / جون بروز اتوار بمقام سرشمیر روڈ منعقد کر رہے ہیں۔ اس اجتماع میں دیگر علماء کرام کے علاوہ مرکزی نمائندگان بھی شمولیت فرمائیں گے اس حلقہ کی جملہ مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شامل ہو کر مستفیض ہوں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم عبد الرحیم صاحب شرما مرحوم کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم عبد الرحیم صاحب شرما مرحوم کی اہلیہ (مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما واقف زندگی سابق مبلغ افریقہ کی والدہ) محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ مختصر علالت کے بعد ۱۷ رجون کی صبح کو جہلم میں ۷۲ برس کی عمر میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ وفات سے صرف تین چار روز قبل ربوہ سے جہلم گئی تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ ان کے بیٹے میجر عبد الحمید صاحب شرما جہلم سے ربوہ لائے۔ ۱۸ رجون کی صبح کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے زیر ارشاد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصیہ اور صحابیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی تدفین مکمل ہونے پر محترم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خادم اور صحابی حضرت میاں کرم داد خان صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے زیر سایہ ہی پرورش پائی

۱۹۱۴ء میں محترم عبد الرحیم صاحب شرما مرحوم سے ان کا نکاح ہوا۔ پانچ لڑکے تین لڑکیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں نواسیاں اور نواسے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے لڑکے مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما واقف زندگی ہیں جنہیں سالہا سال تک افریقہ میں تبلیغ اسلام کا شرف حاصل ہوا۔ دوسرے لڑکے مکرم عبد الرشید صاحب شرما جماعت احمدیہ شکار پور کے پریذیڈنٹ ہیں۔ راجہ خورشید احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مرحومہ کے داماد ہیں۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور نہایت حوصلہ مند اور دلیر خاتون تھیں۔ مخفی طور پر بہت سے غرباء کی مدد کرتی رہتی تھیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۹ رجون۔ پنجاب کے وزیر خزانہ و ایکسائز و ٹیکسیشن مسٹر حنیف رامے نے بتایا کہ حکومت صوبہ بھر میں شراب نوشی پر مکمل پابندی عائد کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ جب تک یہ امر فیصلہ کی شکل اختیار نہیں کرتا اس وقت تک حکومت موجودہ پرمٹ سسٹم پر سختی سے عمل درآمد کے لئے ایک مہم چلائے گی اور صرف طبی بنیاد پر شراب نوشی کے لئے پرمٹ جاری کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت شراب نوشی کی حوصلہ شکنی کے لئے پرمٹ جاری کرنے کی فیس بھی جاری کرے گی۔

★ نئی دہلی: ۱۹ رجون۔ بنگلہ دیش کے وزیر اعظم شیخ مجیب الرحمن بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی سے اہم مذاکرات کے لئے ۲۳ رجون کو نئی دہلی پہنچ رہے ہیں یہاں کے سفارتی حلقوں نے پاک بھارت سربراہی کانفرنس سے قبل مسز گاندھی کی روسی صدر پوڈگورنی اور بنگلہ دیش کے وزیر اعظم شیخ مجیب سے ملاقات کو پاک بھارت مذاکرات کے لئے نہایت اہم اور نتیجہ خیز قرار دیا ہے

★ پشاور ۱۹ رجون۔ گورنر سرحد کے مشیر سردار ولی محمد خان نے بتایا کہ حکومت صوبہ سرحد ہفتہ وار تعطیل اتوار کی بجائے جمعہ کو کر دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں جلد فیصلہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

★ کراچی ۱۹ رجون آج سندھ کی صوبائی اسمبلی کا بجٹ اجلاس شروع ہوا اجلاس کی صدارت اسمبلی کے اسپیکر مسٹر غلام رسول کہر نے کی سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر ممتاز علی بھٹو نے نئے مالی سال کے لئے ۹۲ لاکھ روپے کے خسارے کا بجٹ پیش کیا۔

★ پراگ ۱۹ رجون۔ مسز اندرا گاندھی نے پریس کانفرنس میں اس امر کا اعلان کیا ہے کہ صدر بھٹو کے ساتھ ان کی جو بات چیت ہوگی۔ وہ شملہ میں ہوگی اور غالباً چار روز جاری رہے گی۔ ایک نامہ نگار نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ اس بات چیت کے بارے میں یہ کہہ سکتی ہیں کہ یہ کامیاب ہوگی۔ مسز گاندھی نے جواب دیا کہ سردست اس بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا تاہم انہیں یقین ہے کہ یہ مذاکرات بے حد سود مند ہوں گے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کانفرنس کے ایجنڈے کی موٹی موٹی باتوں پر طرفین کا اتفاق ہو چکا ہے اس لئے انہیں یہ یقین ہے کہ کانفرنس ناکام نہیں ہوگی۔

★ لاہور ۱۹ رجون۔ پنجاب یونیورسٹی کے بی اے بی ایس سی اور ایم اے ایم ایس سی کے سالانہ امتحانات کے انعقاد کی تاریخوں کا اعلان کر دیا ہے پروگرام کے مطابق بی اے بی ایس سی کے امتحان اکتوبر کے دوسرے ہفتہ اور ایم اے ایم ایس سی کے امتحانات دسمبر کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوں گے

مری ۱۹ رجون۔ صدر بھٹو نے کہا ہے کہ حق خود اختیاری کشمیری عوام کا پیدائشی حق ہے اور ہم یہ حق ان سے نہیں چھین سکتے۔ صدر نے کہا کشمیریوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنا ہے پاکستان اور بھارت دونوں نے کشمیری عوام کو حق خود اختیاری دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا یہ حق کشمیریوں کو ہم نے عطا نہیں کیا بلکہ یہ ان کا پیدائشی حق ہے اور ہم ان سے یہ حق چھین نہیں سکتے۔ انہوں نے کہا بنیادی طور پر یہ کشمیریوں کا حق ہے کہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کریں کشمیری عوام جو فیصلہ کریں گے پاکستان اسے قبول کرے گا۔

★ مری ۱۹ رجون۔ صدر بھٹو نے کہا ہے کہ عنقریب لندن میں سنٹو کے زیر اہتمام جو فوجی مشقیں ہو رہی ہیں ان میں پاکستان کی نمائندگی پاک فوج کے چیف آف سٹاف جنرل ٹکا خان کریں گے۔

★ مری ۱۹ رجون۔ ۲۸ رجون کو شروع ہونے والے پاک ہند مذاکرات کے سلسلہ میں ہر مکتب فکر کے پاکستانی طلباء کے لیڈروں نے صدر بھٹو کو مکمل حمایت اور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ صدر پاکستان نے مری میں طلباء کے لیڈروں کے ساتھ تمام مسائل پر کھل کر تفصیل سے بات چیت کی۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ اعلیٰ ترین سطح کے قومی امور کے بارے میں طلباء سے بھی مشورہ لیا گیا ہے۔

صدر نے طلباء کو یقین دلایا کہ بنیادی مسائل پر سودے بازی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کشمیری عوام کو حق خود اختیاری دلانے کا وعدہ کر چکا ہے۔ اور وہ اس موقف سے کبھی دستبردار نہیں ہو سکتا۔

لاہور ۱۹ رجون۔ صوبائی حکومت آئندہ مالی سال کے دوران شہریوں کو سستے داموں اناج فراہم کرنے کی غرض سے پانچ لاکھ ٹن کی بجائے سات لاکھ ٹن گندم رعایتی نرخوں پر تقسیم کرے گی۔ حکومت کو اس مد پر تین کروڑ ۱۳ لاکھ روپے زائد صرف کرنا پڑیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷